سوال

(331) بیوہ ایام عدت کہاں گزارے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر خاوند فوت ہوجائے تو بیوہ ایام عدت کہاں گزارے ،اپنے خاوند کے گھر یا جہاں وہ اپنے خاوند کے فوت ہونے کی اطلاع پائے ، نیز یہ بھی بتایا جائے کہ دوران عدت اپنے خاوند کی قبر پر جاسکتی ہے یا نہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا حل پیش کریں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت نے جس خاوند کے ساتھ زندگی کے ایام گزارے ہیں اس کے حق رفاقت ووفاداری اور اس کے رشتہ داروں کے ساتھ ہمدردی وغمگساری کا تقاضا یہ ہے کہ خاوند کے مرنے کے بعد اس کی بیوی عدت کے ایام اپنے خاوند کے گھر میں گزارے ، خواہ وہ مکان تنگ ہو یا تاریک اور کتنا ہی وحشت ناک کیوں نہ ہو،چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضرت فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا کا خاوند گھر سے باہر کسی دوسرے مقام پر قتل کردیا گیا اور اس کا مکان انتہائی وحشت ناک مقام پر واقع تھا۔ پھر وہ اس کی ملکیت بھی نہ تھا۔ بیوہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ مجھے والدین اور بہن بھائیوں کے ہاں منتقل ہونے کی رخصت دی جائے تاکہ عدت کے ایام امن وسکون سے وہاں گزار سکوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اپنے اس گھر میں رہو جہاں تجھے خاوند کے فوت ہونے کی خبر ملی ہے یہاں تک کہ عدت کے ایام پورے ہوجائیں۔'' [مسند امام احمد، ص:۳۷۰،ج ۳]

بعض احادیث میں ہے کہ اپنے گھر میں بیٹھی رہو۔ [نسائی، طلاق: ۳۵۵۸]

یعنی کسی دوسری جگہ منتقل ہونے کی ضرورت نہیں۔

حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما اسی حکم کے مطابق فیصلہ کرتے تھے۔ البتہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا موقف ہے کہ عورت عدت گزارنے کی پابند ہے، خواہ وہ کہیں گزارے۔ [نسائی، الطلاق: ۳۵۶۱]

واضح رہے کہ حدیث میں تو یہ صورت ہے کہ عورت اپنے گھر میں تھی جبکہ خاوند باہر گیا تھا اور وہیں فوت ہوگیا، اگر خاوند اپنے گھر میں فوت ہوا اور اس کی بیوی اس وقت گھر میں موجود نہ ہو تو اس کے متعلق الفاظ اور حدیث اور حکمت حدیث کا تقاضا یہی ہے کہ ایسی عورت بھی عدت کے ایام اپنے خاوند کے گھر میں پورے کرے، البتہ اس حکم سے درج ذیل دو صورتیں مستثنیٰ ہیں:

(الف) اگرعورت خانہ بدوش ہے اورکسی مقام پرپڑاؤ ڈالے ہوئے ہے اگراس کاخاوند فوت ہوجائے تواس کےلئے ضروری نہیں کہ وہ چارماہ دس دن اسی طرح ایک مقام پرگزارے بلکہ وہ جہاں قافلہ ٹھہرے گااس کے ساتھ ہی اپنے ایام عدت گزارتی رہے گی۔

(ب) میاں بیوی کرایہ کے مکان میں رہائش پذیرتھے۔خاوند کے فوت ہونے کے بعد آمدنی کے ذرائع مسدود ہوگئے جس کی وجہ سے کرایہ کی ادائیگی طاقت سے باہر ہوتواس صورت میں بھی وہ کم کرایہ والے مکان میں منتقل ہوسکتی ہے۔

بعض اہل علم حدیث کے الفاظ ''جہاں تجھے خاوند کے فوت ہونے کی خبرملے۔'' سے عورت کوپابند کرتے ہیں کہ وہ وہیں ایام عدت گزارے۔جہاں اسے وفات کی خبر ملی ہے،خواہ وہ کسی کے پاس بطورمہمان ہی ٹھہری ہوئی ہو۔اس طرح کی حرفیت پسندی اوربے جاپابندی شریعت کی منشا کے خلاف ہے۔

دوران عدت انتہائی ضروری کام کےلئے گھر سے نکلنے کی اجازت ہے لیکن اس صورت میں بھی رات گھرواپس آناضروری ہے۔صورت مسئولہ میں ایام عدت میں خاوندکی قبرپرجانا کوئی ضروری امرنہیں ہے۔جب عدت کے ایام پورے ہوجائیں توپھر شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئےاپنے خاوندکی قبرپرجانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:348